12118-بدصورت بچے کا اسقاط حمل کروانا

سوال

میڈیکل چیک اپ کے بعد کہ ماں کے پیٹ میں بچہ بدصورت اور بگڑی ہوئی شکل کا مالک ہو تو کیا اسقاط حمل کروایا جاسکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ماں کے پیٹ میں بچہ کی بدصورتی کے کئی ایک اسباب ہیں ، اوران اسباب میں سے اکثر کی تلافی ہوسکتی ہے اوران سے بچا جاسکتا ہے یا پھر ان کے آثار میں کمی کی جاسکتی ہے ، اوردین اسلام اورطب نے مرض کے اسباب سے حسب استطاعت بچنے اوررکنے پر ابھارا ہے ۔

اورپھر اسلامی تعلیمات توصحت کی حفاظت اوربچے کا خیال کرنے کی دعوت دیتی اوراس پر ابھارتی ہیں کہ اسے ان امراض سے بچایا جائے جن امراض کا سبب اسلامی تعلیمات سے دوری اورمعصیت ونافرمانی ہے مثلا : زنا ، شراب نوشی ، سگرٹ نوشی ، نشہ کرنا ۔

اوراسی طرح موجودہ دورکی جدید طب بھی ماؤں کو بعض ادویات کے استعمال سے بچنے کا کہتی ہے کہ ان کے استعمال میں خطرہ پایا جاتا ہے ، اوراسی طرح لیزرشعاعوں اوردوسری شعاعوں سے بچنا چاہیے اورخاص کر حمل کے ابتدائی ایام میں تواور بھی زیادہ احتیاط کرنا ضروری ہے ۔

اورجب موثوق میڈیکل بورڈ کے ذریعہ قطعی اوریقینی طورپر بچے کی بدصورتی ثابت ہوجائے ، اورموجودہ دورکے جدید طبی وسائل کوبروئے کارلاتے ہوئے یہ بدصورتی قابل علاج بھی نہ ہو ، تومیرے نزدیک اس بچے کی زندگی میں آنے والی مشکلات اورتکالیف وصعوبات ، اوراس کی وجہ سے اس کے اقرباء کوپیش آنے والے حرج ، اوراس کا خیال اورحفاظت کرنے کے سبب سے معاشرہ میں پیدا ہونے والی مشکلات کومدنظر رکھتے ہوئے اسقاط حمل مباح ہے ۔

اورشائد انہی اسباب کے پیش نظر رابطہ عالم اسلامی کے تابع مجلس فقہی اسلامی کے مکہ مکرمہ میں منعقدہ بارویں اجلاس میں بدصورت بچے کے حمل کواسقاط کی اباحت میں فیصلہ ہوا جبکہ اس کی صورت مندرجہ بالا ہو اورحمل کے ایک سوبیس یوم گزرنے سے قبل والدین کی رضامندی کے بعد ، یہ اجلاس پندرہ رجب 1410 ھجری الموافق 1990/2/12 میلادی میں منعقدہ ہوا ۔

مجلس کے مندرجہ بالا فیصلہ کی اللجنۃ الدائمۃ سعودی عرب (مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب) نے بھی اپنے فتوی نمبر (2484) صادرشدہ (16/7/1399) ھجری میں موافقت کی ہے ۔

لیکن اگربدصورت بچے میں روح پھونکی جاچکی ہواوروہ ایک سوبیس یوم کا ہوچکا ہو توجتنا بھی بدصورت ہواسقاط حمل جائز نہیں ، لیکن اس صورت میں جائز ہے کہ اگر حمل باقی رکھنے میں ماں کی زندگی کوخطرہ لاحق ہو ، کیونکہ روح ڈالے جانے کے بعد بچہ نفس بن چکا ہے جس کی حفاظت اورخیال رکھنا واجب ہے ، چاہے وہ بچہ آفات وامراض سے سلیم ہو یا پھر اسے کوئی مرض لاحق ہو ۔

اورچاہے اس کی شفایابی کی امید ہو یا شفایابی نہ ہوسکے ، کیونکہ اللہ تعالی نے جوکچھ بھی پیدا فرمایا ہے اس میں کوئی نہ کوئی بلیغ حکمت پائی جاتی ہے جس کا اکثر لوگوں کوعلم نہیں ، اوراللہ سبحانہ وتعالی کا زیادہ علم ہے کہ کسے پیدا کرنا بہتر اور صحیح اس کا مصداق اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

{کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے ؟ پھر وہ باریک بین اورباخبر بھی ہے} الملک (14) ۔

اوران بدصورت بچوں کی ولادت وپیدائیش میں صحیح وسلیم اورعافیت والوں کے لیے عبرت ونصیحت ہے ، اوراس میں اللہ تعالی کی قدرت کی معرفت بھی پائی جاتی ہے کہ وہ مخلوق میں اپنی قدرت کے نمونے دکھاتا ہے اور سبحانہ وتعالی اپنی قدرت کے عجائبات دکھاتا ہے ۔

اوراسی طرح ان بدصورت بچوں کے قتل اوراسقاط حمل میں صرف مادی نظریہ ہے اوراس میں کسی بھی قسم کا کوئی دینی اور معنوی معاملہ اورنظریہ نہیں ہے ، اورہوسکتا ہے اس بدصورتی کی موجودگی میں انسان اپنے رب کے سامنے اورزیادہ مسکین اورذلیل ہواوراس کی عبادت کرے ، اوراس بدصورتی پرانسان کا صبر و تحمل اللہ تعالی کی جانب سے عظیم اجروثواب کے حصول کا باعث بنے ۔

اور خلقتی بدصورتی تقدیر ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے بعض بندوں کے لیے چاہا ہے لھذا جواس پر صبر کرے گا وہ کامیاب ہوا ، اوریہ ایسے امورہیں جوپیدا ہوتے رہے ہیں اورتاریخ میں اس کا وجود پایا جاتا ہے اورپیدا ہوتے رہیں گے ۔

اورافسوس کی بات ہے کہ تحقیق سے پتہ چل رہا ہے کہ یہ پیدائیش بدصورتی زیادہ ہورہی ہے اوراس کا سبب ماحول کی آلودگی اورنقصان دہ شعاعوں کی کثرت ہے جواس وقت فضاء میں پھیل رہی ہیں ، اورایسی شعائیں آج سے پہلے ادوار میں توپائی نہیں جاتی تھیں ۔

اوریہ اللہ تعالی کی لوگوں پر رحمت وفضل ہے کہ اس نے بہت سارے بدصورت بچوں کا انجام پیدا ہونے سے قبل ہی یہ رکھا ہے کہ یا تو حمل ساقط ہوجاتا ہے یا ان کی ولادت سے قبل ہی موت واقع ہوجاتی ہے ۔

لھذا مسلمان عورت اورمسلمان خاندان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی مصیبت پر صبر و تحمل سے کام لے اوراللہ تعالی سے اجروثواب کی نیت کرے ۔ واللہ تعالی اعلم ۔ .